۱۵۔حضرت خواجہ شریف زندنی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ ولادت: ۴۹۲ھ مولد: زندنہ

تاریخ وفات: ۳ یا ۱۰/رجب ۶۱۲ھ یا ۵۸۰ھ یا ۵۸۴ھ مدفن: قنوج یا زندنہ یا شام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جیسے حدیث بیان کرنے سے پہلے محدثین اپنی سند بیان کرتے ہیں تاکہ پتہ چلے کہ یہ حدیث ہم تک کیسے پہنچی۔پوری سند آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک بیان کی جاتی ہے کہ یہ معتبر حدیث ہے۔ تو یہ ہمارے سلسلہ کے مشائخ کے حالات بیان کرنے کا مقصد یہی ہے کہ ہمیں پتہ چلے کہ یہ اکابر جن کے ذریعہ یہ روحانی سلسلہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے لے کر اب تک چل رہا ہے، کتنے بڑے بڑے لوگ ہیں۔

اوجز المسالک

حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کی سو کتابوں میں سے ایک کتاب، اوجز، قرآن شریف جو بڑی سائز کا ہوتا ہے، اس سائز کے تقریباً آٹھ، دس ہزار صفحات میں ہے۔اور اگر اس کا اعلان کیا جائے کہ اس کو پڑھانے کے لئے ہمیں استاذ چاہیے، جو وہ تنخواہ مانگیں گے، سہولت مانگیں گے، ہم سب دینے کے لئے تیار ہیں، کوئی تیار نہیں ہوگا، نہ ہندوستان سے، نہ پاکستان سے، کہ جگہ جگہ وہ اٹکے گا کہ پتہ نہیں، یہ، اس کو حل کرنے کے لئے دماغ چاہیے۔تو وہ کتاب حضرت نے لکھی ہوگی کیسے؟ ایسی عظیم الشان کتاب۔

کاش کہ ہمیں قدر ہو کہ ہمارے سلسلہ میں کتنی بڑی بڑی عظیم الشان ہستیاں ہیں، جن سے ہمیں یہ روحانی سلسلہ ہم تک پہنچا ہے۔حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے

پیرومرشد کا حال کل بیان کیا تھا خواجہ عثمان ہارونی، ان کے پیرومرشد حضرت خواجہ شریف زندنی، زندن کے رہنے والے، ۴۹۳ھ میں ان کی ولادت ہے، چار سو ترانوے۔ اور، یہ جس طرح سب، تمام بزرگوں کے حالات میں آپ دیکھتے ہیں مجاہدات ہی مجاہدات، ان کو جو کچھ ملا، مجاہدوں سے ملا۔

زائد چیزوں کا ترک

حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کے متعلق عرض کیا تھا کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ میرا زائد چیزوں سے پرہیز کا زمانہ تھا۔ جس سے زندگی باقی رہے، اتنا تھوڑا سا کھالیا، بس۔ آگے نہ زیادہ کھانا ہے، نہ زائد چیزیں کھانی ہیں۔ اسی میں بتایا تھا کہ حضرت کو مرض کی طرح سے ہوگیا تھا کہ اگر حضرت کو کوئی میٹھی چیز ذرا سی چکھا دی جائے، تو حضرت کو اُبکائی آتی تھی کہ ایک چیز چھوڑ دی ساری عمر کے لئے، تو اس سے ایک طرح کی نفرت ہوگئی۔

حضرت خواجہ شریف کے مجاہدات

یہ حضرت خواجہ شریف زندنی رحمۃ اللہ علیہ، بڑی مشہور ہستی، مگر سب چھوڑ چھاڑ کر کے جنگل میں چلے گئے۔ کتنے برس؟ چالیس برس رہے جنگل میں، چالیس برس۔

ہمارے یہاں خودسورت میں ایک لال مسجد تھی، وہاں ایک بزرگ رہتے تھے۔ تو وہ کچھ مدت کے بعد چلے جاتے تھے، چندسال کے لئے فلاں جگہ کے جنگل میں چلے گئے۔ ایک عرصہ کے بعد واپس آتے۔ انہوں نے بھی بڑے مجاہدات کئے۔

اور یہ حضرت خواجہ شریف زندنی رحمۃ اللہ علیہ جنگل کے پتوں پر گزارہ کر کے روزے رکھتے تھے اور وہ روزے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صومِ وصال کا اتباع کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آج روزہ رکھا، افطار نہیں فرمایا، دوسرے دن روزہ، افطار نہیں فرمایا، تیسرے دن دیکھا کہ یہ سب صحابۂ کرام میرے ساتھ روزہ شروع کئے ہوئے ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناراضگی

کا اظہار فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ ہر چیز میں کیوں میرا بغیر پوچھے اتباع کرتے ہو؟ **اِنَّمَا یُطْعِمُنِی رَبِّیْ وَ یَسْقِیْنِی۔**

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے خاطر تیسرے دن افطار فرمالیا، **کَالْمُنَکِّلِ لَهُمْ۔** تو یہاں تک پہنچ کر وہ بھی تین دن صومِ وصال رکھتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحابہؓ کرام کو تین دن کی تو گنجائش تھی۔ اندازہ لگائیں مجاہدوں کا کہ چالیس سال اس طرح گزارے اور پھر صومِ وصال اور وہ بھی ایک ایک روزہ تین تین دن کا۔ ان کو لوگ تلاش کرتے رہتے تھے کہ اب اس جنگل میں کہیں ملیں گے۔

وہاں ساؤتھ افریقہ میں بھی ایک بزرگ کے متعلق بتایا گیا کہ وہ اس جنگل میں رہتے تھے۔ آپ کو دن کے وقت میں بھی جماعت کے ساتھ، چند افراد کے ساتھ جانے میں بھی وہاں خوف محسوس ہوگا، اس میں رہتے تھے۔

کسی کو ضرورت پڑی شدید، تو انہوں نے حضرت خواجہ شریف کو تلاش کیا۔ تلاش کرتے کرتے کہیں اتفاق سے ملاقات ہوگئی، تو انہوں نے عرض کیا کہ حضرت! میری سات بیٹیاں ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اور ان بیٹیوں کا بھی والدین کو فکر ہوتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر صحابی، سکرات کے عالم میں ہیں، آخری چند گھڑیاں باقی ہیں، تو انہوں نے فرمایا کہ بھئی، ہماری بیٹی کے رشتہ کی بات چل رہی تھی اور یہ خطبہ بھی ایک وعدہ کی طرح ہے میں نے اس کا ان سے نکاح کر دیا۔ اتنا فرمایا اور یہ جا وہ جا، روح پرواز کر گئی، آخری گھڑی میں نکاح پڑھ دیا۔

ان بیٹیوں کا باپ تلاش کرتے ہوئے پہنچا جنگل میں، ملاقات ہوگئی تو عرض کیا کہ حضرت! میری سات بیٹیاں ہیں اور ان کے نکاح کی کوئی سبیل نہیں ہے۔ میں فقیر آدمی ہوں، میرے لئے

ان کے نکاح کا انتظام ہو جائے۔ حضرت نے فرمایا کہ اچھا، کل اسی جگہ میں تم سے ملوں گا، کل اس وقت آجانا۔

وہ واپس جا رہے تھے۔ راستہ میں ایک غیر مسلم، ایک یہودی پر گزر ہوا، تو اس نے پوچھا، کہاں گئے، کیا ہوا؟ تو بتایا کہ میں اس مقصد کے لئے ان کو تلاش کر رہا تھا، آج ملاقات ہوئی۔ تو کہا کہ کیا فرمایا؟ کہا کہ کل بلایا ہے۔ تو وہ ہنستے ہوئے کہنے لگا کہ ان کے پاس کیا ہے؟ کھانے کے لئے کچھ نہیں۔ وہ تمہیں کل بلا کر کیا دیں گے؟ ان سے جا کر کہو کہ وہ میرے یہاں اگر سات سال تک ملازمت کرنے کے لئے تیار ہیں، تو میں دیتا ہوں سات ہزار دینار۔

اب یہ اللہ کا بندہ آئندہ کل کے وعدہ پر حضرت کے پاس جانے کے بجائے، اسی وقت واپس لوٹ کر جا کر نقل کرتا ہے کہ فلاں یہودی ملا، اس نے یہ کہا۔ تو حضرت نے فرمایا کہ اچھا، ان سے جا کر سودا کر لو، میں تیار ہوں سات سال تک اس کے یہاں ملازمت کروں گا۔ تو حضرت تشریف لائے اور براہِ راست خود اس یہودی سے بات کی۔ تو اس نے سات ہزار دینار دے دئے اور حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرح سے اب ان کے ملازم، ان کے نوکر بن کر کام شروع کر دیا۔

اب اس قصہ کی شہرت ہوگئی کہ حضرت فلاں جگہ ہیں۔ ساری مخلوق تو ان کی تلاش میں تھی، حتیٰ کہ حکومتِ وقت بھی، بادشاہ بھی ان کا متلاشی تھا۔ بادشاہ کے آدمی پہنچے پیغام لے کر اور حضرت سے عرض کیا کہ یہ جو آپ نے رقم لے کر بیٹی کے باپ کو دی ہے، تو ہم آپ کو پیش کرتے ہیں، یہ رقم ہے۔ تو حضرت نے رقم لی اور غرباء میں ساری تقسیم فرما دی، چھٹی ہوگئی۔ حضرت نے فرمایا کہ میرا تو ان کے ساتھ ایک معاہدہ ہو چکا ہے سات برس کا، وہ مجھے پورا کرنا ہے۔

جب یہودی نے دیکھا کہ اوہو! یہ تو کوئی اور قصہ ہے کہ سات ہزار دینار ان کے ہاتھ میں آئے اور اسی گھڑی تقسیم ہو گئے فقراء میں، تو اس کو عقل آئی۔ اس نے کہا کہ حضرت، مجھ سے غلطی ہوگئی، میرا اور آپ کا جو معاہدہ تھا وہ ختم، آپ آزاد ہیں۔ آپ اس کا خیال نہ کیجئے کہ آپ نے

سات سال کے لئے میرے پاس رہنے کا معاہدہ کیا ہے۔ تو حضرت نے فرمایا کہ بہت بہت شکریہ، جس طرح تم نے اپنی ملازمت سے مجھے آزاد کیا، اللہ تمہیں دوزخ کی آگ سے آزاد کرے۔ یہ سننا تھا کہ فوراً اس نے کلمہ پڑھا، **اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ واشھد ان محمدا رسول اللّٰہ۔**

اب یہ کتنے بڑے انسان کہ حکومت تلاش کرتی ہے، بادشاہ ان کے تلاش میں ہیں، ساری مخلوق ان کو ڈھونڈ رہی ہے ہر وقت، مگر وہ جنگل میں۔ کتنے بڑے انسان ہوں گے، کتنے مشہور، مگر انہوں نے اپنا حال یہ بنا رکھا تھا۔